اخلاص

درس قرآن کریم

عطاء الرحمٰن

ڈائریکٹر مرکز قرآن وسنہ
جماعت اسلامی کراچی

اخلاص

وَمَآ اُمِرُوٓا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ

اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں ایک رخ ہو کر خالص اسی کی اطاعت کی نیت سے، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور یہی محکم دین ہے۔ (5)البینہ

اخلاص

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ (2) اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ (3) الزمر

بے شک ہم نے یہ کتاب ٹھیک طور پر آپ کی طرف نازل کی ہے پس تو خالص اللہ ہی کی فرمانبرداری مدِ نظر رکھ کر اسی کی عبادت کر۔ خبردار! خالص فرمانبرداری اللہ ہی کے لیے ہے

اخلاص

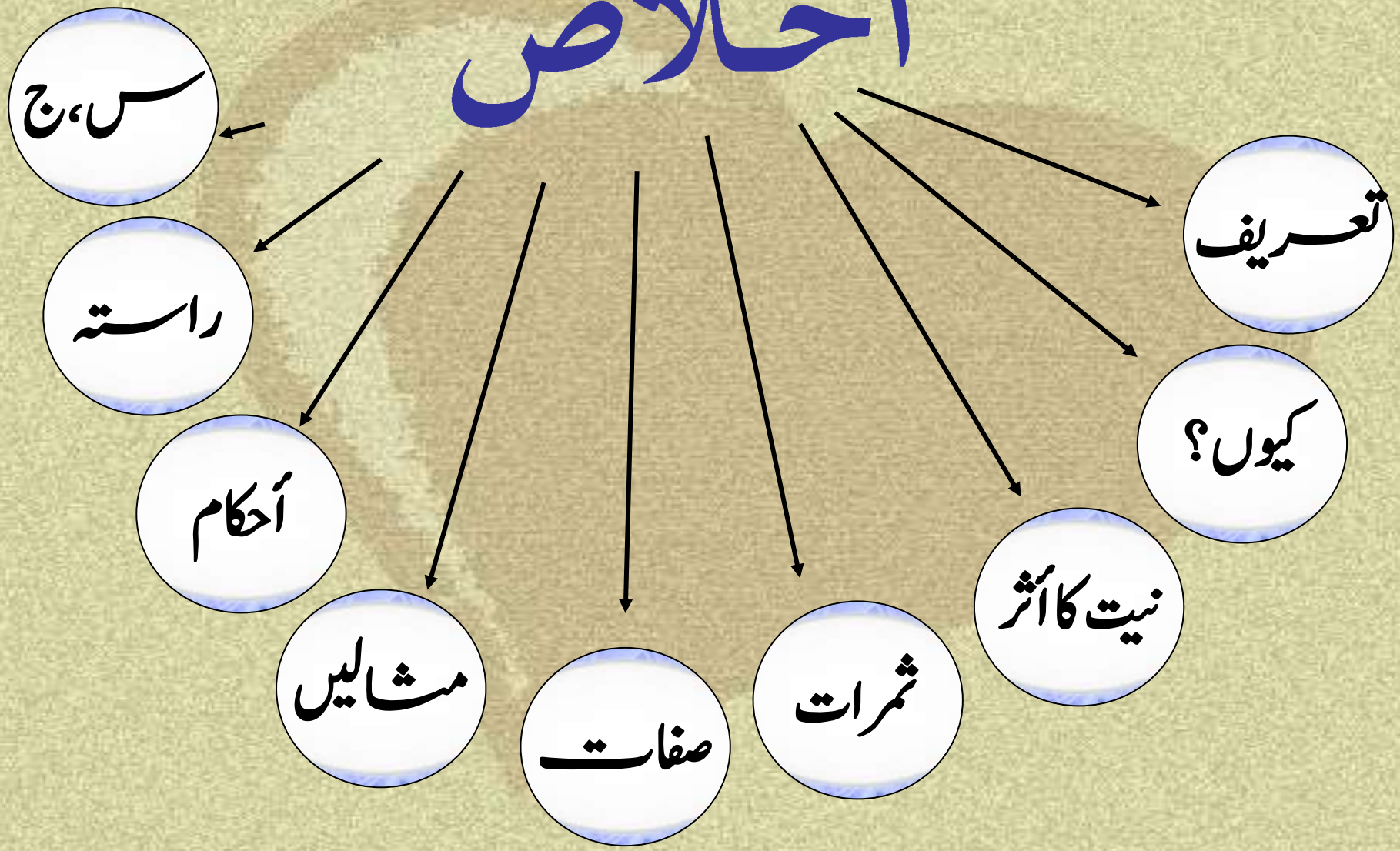

إخلاص کا معنیٰ :

1. صاف ہونااور آمیزش کازائل ہوجانا۔

2. اطاعت میں اخلاص کے معنیٰ ریاکاری ترک کردینے کے ہیں۔

المعجم الوسیط، مختار الصحاح، ص:

2- اصطلاحاً :

إفراد الحق سبحانه بالقصد في الطاعة.

1. اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اطاعت میں تنہا مقصود جاننا۔
2. عمل کو ہر طرح کی آمیزش سے پاک وصاف رکھنا۔

مدارج السالکین از ابن قیم

اخلاص کیوں ضروری ہے؟

1-اخلاص دل کا معاملہ ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: "إِنَّ الله لا يَنْظُرُ إِلى أَجْسامِكُم، وَلا إِلى صُوَرِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ" رواه مسلم.

2 – اخلاص عمل کی قبولیت کی پہلی شرط ہے۔

قال اللہ تعالی:

فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (الكهف 110.)

3 – اخلاص تھوڑے عمل کو اتنا زیادہ کرتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کا وزن پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے۔

قال عبدالله بن المبارك: "رب عمل صغير تكثّره النية، ورب عمل كثير تصغّره النية"نزهة الفضلاء 2/657.

4 - اخلاص شیطان کے حملوں سے مومن کا محفوظ قلعہ ہے۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (82)ص

کہا تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کردوں گا۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (83)قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ

أَقُولُ (84)ص

مگر ان میں جو تیرے خالص بندے ہوں گے۔

فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں۔

مذاہب عالم کا مرکزی تصور خیر

1. ہندومت
2. بدھ مت
3. یہودیت
4. عیسائیت
5. اسلام

1. انکساری
2. برداشت
3. تشرع
4. محبت
5. اخلاص

ڈاکٹر برہان الدین فاروقی

5. مخلص بندہ بیمار ہو جائے یا حالت سفر میں ہو تو اس کے اخلاص کے سبب اس کے لئے وہی عمل لکھا جاتا ہے جو وہ حالت اقامت وصحت میں کیا کرتا تھا۔

6 - اخلاص عمل خیر سے بہتر ہے۔

”عن انس قال النبی ﷺ نیة المومن خیر من عملہ“

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے.

7 – اخلاص نہ ہو تو دعوت دین کا دلوں پر اثر نہیں ہوتا۔

{ وما أسألكم عليه من أجر إن أجري إلا على رب العالمين }

الشعراء 109.

اخلاص نیت کے اعمال پر اثرات

نیت کیا ہے؟

1 – قال شيخ الإسلام:

"وإخلاص الدين هو النية"

الفتاوى 26/31 .

2 – نیت کے عمل پر اثرات:

امام مقدسی نے فرمایا،

اعمال کی تین قسمیں ہیں

پہلی قسم: معاصی:

نیت سے گناہ نہیں بدلتے.

دوسری قسم: طاعات:

ان کے صحت، ثواب اور فضیلت پر نیت اثر انداز ہوتا ہے۔

مثلا مسجد میں بیٹھنا نیکی ہے جس کی کئی نیتیں ہو سکتی ہیں جیسے نماز باجماعت کا انتظار، اعتکاف، دوسروں کو ضرر سے محفوظ رکھنا۔

تیسری قسم: مباحات:

ہر مباح عمل نیت کی بنیاد پہ نیکی ہوتا ہے.

مثال خوشبو کا استعمال مباح ہے، جس کی نیت اتباع سنت، واحترام مسجد، اور بدبو کا خاتمہ ہو سکتا ہے.

ثمرات اخلاص

1 - قبوليت اعمال

قال صلى الله عليه وسلم: "إن الله عز وجل لا يقبلِ من العملِ إلا ما كان له خالصاً وابتغِي به وجهه"رواه النسائي

2 – اللہ کی مدد:

قال رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلمِ: "
إنَّما ينصرِ اللَّهِ هذه الأُمَّةَ بضعيفها :
بَدعوتهم ، وصلاتهمَ ، وإخلاصهمَ"
رَواه النسائي وغيرَه .

3 – تین چیزوں کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا دل خیات نہیں کر سکتا۔

قالِ صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع: "ثلاث لا يغلُّ عليهن قلب امرئ مؤمن: إخلاص العمل لله، والمناصحة لأئمة المسلمين ولزوم جماعتهم، فإن دعاءهم يُحيطُ من ورائهم"رواه الترمذي وصححه الألباني.

والغل: هو الحقد والشحناء أي لا يدخله حقد يزيله عن الحق.

4 – بخشش گناہ:

اخلاص والے عمل سے کبیرہ گناہ معاف ہوتا ہے

جیسے:

حدیث بطاقہ. پرچی والی حدیث،

نافرمان عورت کا کتے کو پانی پلانے والی حدیث

5 - مباحات طاعات میں بدل جاتے ہیں۔

قولہ ﷺ: "وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ، أَيَأتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ" رواہ مسلم.

ولقوله صلى الله عليه وسلم: "إنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أُجرْتَ عليها، حتى ما تجعله في في امرأتك"رواه البخاريَ.

قال النووي رحمه الله عند شرح هذا الحديث: "وفي هذا دليل على أن المباحات تصير طاعات بالنيات الصادقات " صحيح مسلم بشرح النووي 3/44.

6 – تکالیف کا خاتمہ اور دعاؤں کی قبولیت حاصل ہوتی ہے:

تین افراد کی والی حدیث یقول : "اللهم إن كنتَ فعلتَ ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه، فانفرجت الصخرة، وخرجوا يمشون" متفق عليه .

7 - وساوس و اوهام سے نجات :

قال الله تعالى: {قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَلأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (39) إِلاَّ عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ} الحجر 39-40.

قال أبو سليمان الدارانى: "إذا أخلص العبد انقطعت عنه كثرة الوساوس والرياء" تهذيب المدارج ص 516.

8 - حکمت وبصیرت کی فراوانی

قال تعالی :{ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً } الأنفال 29 ، قال مكحول: "ما أخلص عبدٌ قط أربعين يوماً إلا ظهرت ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه" تهذيب المدارج ص 516 .

9 – عمل کے بغیر اجر:

غزوۃ تبوک میں اللہ نے فرمایا:

{ ولاَ عَلَى الَّذين إذَا مَا أَتَوْكَ لتَحْملَهُمْ قُلْتَ لاَ أَجدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَأَعينهم تَفيضُ من الدَّمعِ حَزَناً أَلاَّ يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ } التوبة 92 .

فقال – صلى الله عليه وسلم – للجيش السائر: "إن أقواماً خلفنا بالمدينة، ما سلكنا شعباً ولا وادياً إلا وهم معنا، حبسهم العذر!" رواه البخاري ، وفي رواية لمسلم : "إلا شركوكم في الأجر".

وقوله صلى الله عليه وسلم: "من سأل الله الشهادة بصدق بلّغه الله منازل الشهداء وإن مات على فراشه" رواه مسلم.

10 –اجتهاد میں خطاء کے باوجود اجر ملنا:

حديث أبي هريرة في الرجل الذي تصدق على زانية وعلى غني وعلى سارق، فقيل له: "أما صدقتك فقد قُبلت" رواه البخاري

وقول رسول الله صلى اللهِ عليه وسلم : " لك ما نويت يا يزيد ، ولك ما أخذت يا معن" رواه البخاري.

11 - فتنوں سے نجات:

قال اللہ تعالی عن نبیہ یوسف علیہ السلام :

{ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ } يوسف 24

صفات مخلصین

1 - اللہ کی رضا کے طالب:

قال عز وجل: {وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ} الكهف 28.

2 – خلوت میں جلوت سے زیادہ نیکیوں والے

يقول التابعي أيوب السختياني: "والله ما صدق عبدٌ إلا سره ألا يشعر بمكانه"صفة الصفوة ص 294.

يقول عنه المحدّث الثقة حماد بن زيد: "كان أيوب ربما حدث بالحديث، فيرق فيلتفت فيتمخط ويقول: ما أشد الزكام" صفة الصفوة ص 295 .

3 – باطن ظاہر سے زیادہ روشن

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: " لأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا) قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لاَ نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لاَ نَعْلَمُ، قَالَ: (أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا "

رواه ابن ماجة،

میں اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو فضا میں اڑتے ہوئے ذرے کی طرح بنادے گا"، ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمایئے اور کھول کر بیان فرمایئے تاکہ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ہم ان میں سے نہ ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "جان لو کہ وہ تمہارے بھائیوں میں سے ہی ہیں، اور تمہاری قوم میں سے ہیں، وہ بھی راتوں کو اسی طرح عبادت کریں گے، جیسے تم عبادت کرتے ہو، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب تنہائی میں ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے"۔

4 – دعوت وجہاد کے ہر میدان میں موجود

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "طوبى لعبد آخذ بعنان فرسه في سبيل الله، أشعث رأسه، مغبرة قدماه، إن كان في الحراسة كان في الحراسة، وإن كان في الساقة كان في الساقة" رواه البخاري .

5 – عدم قبوليت كے خوف والے:

وصفهم اللهِ عز وجل: { وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ ما آتَوا وقُلُوبهم وجِلَةٌ } المؤمنون 60 ، قال صلى الله عليه وسلم لعائشة وقد سألته عنهم، فقال صلى الله عليه وسلم: "الذين يصومون ويصلون ويتصدقون وهم يخافون ألا يقبل منهم أولئك الذين يسارعون في الخيرات" رواه الترمذي ، الصحيحة 162.

اسلاف کا اخلاص

1 – امانت میں اخلاص:

قال الطبري في تاريخه: لما هبط المسلمون المدائن، وجمعوا الأقباض، أقبل رجل بحقّ معه، فدفعه إلى صاحب الأقباض، فقال والذين معه: ما رأينا مَثَلٍ هذا قط، ما يعدله عندنا، ولايقاربه، فقالوا: هل أخذت منه شيئاً؟ فقال: أما والله لولا الله ما أتيتكم به، فعرفوا أن للرجل شأناً، فقالوا: من أنت؟ فقال: لا والله لا أخبركم لتحمدوني، ولا غيركم ليقرظوني، ولكني أحمد الله، وأرضى ثوابه، فأتبعوه رجلا حتى انتهى إلى أصحابه، فسأل عنه، فإذا هو عامر ابن عبد قيس"

توجيهات نبوية 2/264-265.

2 – صدقہ اور ضرورت مندوں کی مدد:

عنِ أبي حمزة الثمالي، أن علي بن الحسين كان يحمِل الخبز بالليل على ظهره يتَّبع به المساكين في الظُّلمة، ويقول إن الصدقة في سواد الليل تُطفئ غضب الربَ.
نزهة الفضلاء 1/406–407.

3 – عبادات مسيس اخلاص (الصلاة-الصيام..)

ففي الصلاة مثلاً قالت امرأة حسان بن سنان: كان يجيي – أي حسان – فيدخل معي في فرشي ثم يخادعني كما تخادع المرأة صبيها فإذا علم أني نمتَ سلَّ نفسه فخرج، ثم يقوم فيصلي، قال: فقلت له: يا أبا عبدالله، كم تعذب نفسك، ارفق بنفسك، فقال: اسكتي ويحك، فيوشك أن أرقد رقدة لا أقوم منها زمانا. حلية الأولياء 3/117.

وفي الصيام : وكان بعضهم إذا أصبح صائماً أدهن، ومسح شفتيه من دهنه، حتى ينظر إليه الناظر، فلا يرى أنه صائم. الزهد لوكيع برقم 344.

4 – دعوت وجہاد میں اخلاص:

حدیث الأعرابي في غزوة خيبر عن شداد بن الهاد: "أن رجلاً من الأعراب، جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه، ثم قال: أهاجر معك، فأوصى به النبي صلى الله عليه وسلم بعض الصحابة، فلما كانت غزوة "خيبر" غنم النبي صلى الله عليه وسلم فيها شيئاً، فقسم، وقسم له، فأعطى الصحابة ما قسم له، وكان يرعى ظهرهم، فلما جاءهم دفعوه إليه، فقال: ما هذا؟

قالوا: قسم لك النبي صلى الله عليه وسلم، فأخذه فجاء به إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: ما هذا؟ قال: قسمته لك.

قال: ما على هذا تبعتك، ولكن اتبعتك على أن أُرمى إلى هنها – وأشار إلى حلقه – بسهمٍ فأموت، فأدخل الجنة.

فقال صلى الله عليه وسلَم: إن تصدق الله يصدقك، فلبثوا قليلاً، ثم نهضوا في قتال العدو، فأُتي به النبي صلى الله عليه وسلم يُحمل، قد أصابه سهم حيث أشار.

فقال النبي صلى الله عليه وسلم: أهو هو؟ قالوا: نعم.

قال: صدق الله فصدقه.

ثم كفّنه النبي صلى الله عليه وسلم في جبة النبي صلى الله عليه وسلم، ثم قدمه فصلى عليه، فكان فيما ظهر من صلاته: اللهم هذا عبدك، خرج مهاجراً في سبيلك، فقُتل شهيداً، وأنا شهيدٌ على ذلك" رواه النسائي وصَححه الألباني .

أحكام وتنبيهات اخلاص :

1 – تعریف پر خوشی اخلاص کو ختم کرتا ہے؟:

{ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وبِرَحْمَتِه فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يجمعونَ }يونس 85 ، عن أبي ذر قال: "يا رسول الله.. أرأيت الرجل يعمل العمل من الخير يحمده الناس عليه؟ فقال صلى الله عليه وسلم: تلك عاجل بشرى المؤمن" رواه مسلم.

2 - نیکوکاروں کی مجلس میں عمل کا جذبہ بڑھنا، ریاکاری میں شامل ہے؟

قال المقدسي رحمه الله : "قد يبيت الرجلِ مع المتهجدين، فيصلّون أكثر الليل، وعادته قيام ساعة، فيوافقهم، أو يصومون فيصوم، ولولاهم ما انبعث هذا النشاط.. فربما ظنَّ ظانّ أن هذا رياء، وليس كذلك على الإطلاق بل فيه تفصيل: وهو أن كل مؤمن يرغب في عبادة الله تعالى، ولكن تعوقه العوائق، وتستهويه الغفلة، فربما كانت مشاهدةُ غيرِه (أي من إخوانه الصالحين وهم يقومون بهذه العبادات) سببا لزوال الغفلة، واندفاع العوائق.. إلى آخر كلامه رحمه الله. مختصر منهاج القاصدين ص 245.

3 - ریاء کے خوف سے نیکی ترک کرنا:

قال– القاضي – عياض: ترك العمل من أجل الناس رياء، والعمل من أجل الناس شرك،والإخلاص أن يعافيك الله منهما"
تهذيب المدارج ص 515 .

يقول ابن تيمية رحمه الله :"ومن كان له ورد مشروع من صلاة الضحى، أو قيام ليل، أو غير ذلك، فإنه يصليه حيثُ كان، ولا ينبغي له أن يدعَ وردَه المشروع لأجل كونه بين الناس، إذا علم الله من قلبه أنَّه يفعله سراً لله مع اجتهاده في سلامته من الرياء ومفسدات الإخلاص" الفتاوى 23/174-175.

اخلاص کے طریقے:

1 - معرفت ذات الهٰی:

ولهذا أرشدنا الرسول صلى الله عليه وسلم إلى طريقة نُخْلص بها ديننا لربنا، وذلك بالإحسان "أن تعبد الله كأنك تراه، فإن لم تكن تراه فإنه يراك" رواه مسلم.

2 – اللہ سے دعاوں کی کثرت:

أن رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم خاطب أصحابه قائلا: "أيها الناس: اتقوا الشرك، فإنه أخفى من دبيب النمل، قالوا: وكيف نتقيه يا رسول الله؟ قال: قولوا: اللهم إنا نعوذ بك أن نشرك بك شيئا نعلمه، ونستغفرك لما لا نعلمه" رواه أحمد بإسناد صحيح.

3 – رياء کی تباہ کاریوں کا علم :

وردت آثار كثيرة تبين عاقبة الرياء وجزاء المرائين توجل منها القلوب، وتذرف العيون، حتى إن أبا هريرة رضي الله عنه كان إذا أراد أن يحدّث بحديث أول ثلاثة تسعر بهم النار لريائهم وعدم إخلاصهم كان رضي الله عنه يغشى عليه ثلاث مرات، ثم يفيق فما يستطيع أن يحدث به إلا بمشقة من شدة خوفه ووجله من هذه الآفة الخطيرة..

{مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ (15) أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ } صحيح الترغيب برقم 20.

4 – اخلاص کے فوائد کا ادراک

5 - عبادات کے اظہار سے اجتناب:

قال عبدالله بن داود رحمه الله : "كانوا يستحبون أن يكون للرجل خبيئة من عمل صالح لا تعلم به زوجته ولا غيرها".

{ إِنِ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ } البقرة 271.

6 – صالحین اور مخلصین کی اجتماعت میں شمولیت

قال صلى الله عليه وسلم: "المرء على دين خليله" رواه الترمذي

7 – انسانوں سے بے رغبتی

قوله صلى الله عليه وسلم : " واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك، ولو اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك إلا بشيء قد كتبه الله عليك" رواه الترمذي وصححه الألباني.

8 - محاسبة نفس:

{ والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وإن الله لمع المحسنين }

العنكبوت 69.

س

ج

آخِرُ دَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ
لِلَّـهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

فی امان اللّٰہ